اداریہ:

انقلاب اسلامی اور امام خمینیؒ

امسال عید الفطر کے مبارک موقع پر انقلاب اسلامی ایران کی انیسویں سالگرہ کے سلسلے میں دہۂ فجر تقریبات کی شروعات کی وجہ سے ایرانیوں اور دنیا کے انقلاب دوستوں کی مسرت وخوشحالی میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا چنانچہ اس موقع پر لوگوں نے انقلابی جوش وخروش کے ساتھ خصوصی جشن اور تقریباتی پروگراموں کا اہتمام کیا۔

اسلامی انقلاب نے اپنی مختلف ذاتی خصوصیات اور تائید خالق کائنات کے سایہ میں اب تک تعمیر وترقی کی راہوں کو بڑی کامیابی کے ساتھ طے کیا ہے اور ہر طرح کے مسائل ومشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران کے لئے مسائل ومشکلات پیدا کرنے میں امریکہ اور اس کے متحدین کی شیطانی حرکتوں کا نمایاں کردار رہا ہے تاکہ ناگفتہ بہ پریشانیوں کے دباؤ میں آکر اسلامی جمہوریۂ ایران اپنے حق پسندانہ موقف سے پیچھے ہٹ جائے لیکن وقت کی رفتار کے ساتھ ان مسائل ومصائب نے ایرانی عوام اور اسلامی نظام کو غیر معمولی استحکام وثبات قدم سے مالا مال کردیا۔

درحقیقت اسلامی انقلاب کی جن ذاتی خصوصیات نے اسلامی نظام کو تعمیر وترقی اور استحکام وثبات قدم کی راہ پر پیش قدم بنا رکھا ہے اور جن خصوصی صفات کی وجہ سے ملک وملت کو ثقافتی، سماجی، سیاسی اور اقتصادی شعبوں میں غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) دین مبین اسلام اور خداوند عالم کی قدرت وحاکمیت مطلقہ پر ملت اسلامیہ ایران کا مکمل اعتقاد وایمان جو انہیں تعلیمات قرآن کریم اور پیغمبر اکرمؐ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کی سنت وسیرت سے حاصل ہوا ہے۔

(۲) ملت اسلامیہ ایران کی حق طلبی اور اس کا راسخ عزم وارادہ

(۳) ولایت فقیہ پر، جو نبوت وامامت کی اعتقادی بنیاد سے وابستہ ہے، ایرانی عوام کا بھرپور اور اٹل اعتقاد واعتماد۔

(۴) امام خمینیؒ کی گرانقدر میراث جو ان کی تقریروں اور تحریری ہدایتوں کی شکل میں ایرانی عوام کے پاس گرانقدر امانت کی حیثیت سے محفوظ ہے اور اعتقادی وسیاسی مسائل میں مشعل فروزاں کا درجہ رکھتی ہے۔

تہذیب وتمدن اور انسان کی سماجی زندگی میں موجود مثبت عناصر میں ان عظیم وفرزانہ افراد کی قربانی وفداکاری کا بہت بڑا کردار ہوا کرتا ہے جن لوگوں نے اپنے عظیم افکار ونادر خیالات کے ذریعہ دنیائے بشریت کو عدل وانصاف، آزادی واستقلال، سعادت وجاودانگی اور مادی دنیا کے مشاہدات وتجربات سے بلند وبالا حقائق کی طرف مدعو کیا ہے۔ ان میں سے بعض افراد نے اپنی فکری اور ثقافتی کوششوں کے ذریعہ فقط راستہ کی نشاندہی کی ہے اور بعض دیگر افراد نے فکری اور فلسفیانہ اصول مرتب کئے ہیں لیکن ان فرزانہ اور یگانہ روزگار شخصیتوں کے درمیان ایسے لوگ بھی شامل رہے ہیں جو نہ صرف ثقافتی تحریکوں کے بانی تھے بلکہ رائج صورت حال کی تبدیلی اور اس کی جگہ پر پسندیدہ نظام کی تشکیل کی خاطر بذات خود میدان عمل میں داخل ہوئے ہیں اور اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے باقاعدہ جدوجہد کی ہے اور اس مقصد کی راہ میں اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی ہے۔ جن عظیم لوگوں نے عمل کے میدان میں

اپنی راہ و روش اور اپنے افکار کی حقانیت کو پوری طرح ثابت کر دیا ہے وہ گہری اور باقی رہنے والی سماجی تبدیلی و ترقی کے خالق و موجد ہوئے ہیں۔ در حقیقت یہی وہ لوگ ہیں جو حقیقی ثقافتوں اور تہذیبوں کے بانی و معمار کہے جاتے ہیں اور لوگوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر ان کے اثرات پوری طرح نمایاں ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تاریخ بشریت کے درخشاں ترین صفحے انہیں لوگوں کی جدوجہد اور لگاتار کوششوں کا نتیجہ ہیں اور اس قافلہ نور میں انبیاء عظام اور اولیاء الٰہی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ واضح رہے کہ اسلامی انقلاب کی شکل میں رونما ہونے والی امام خمینی کی تحریک کو بھی اسی راستے سے پہچانا جاسکتا ہے۔

امام خمینیؒ نے امت اسلامیہ کی ہدایت و رہنمائی کی ذمہ داری ایسے حالات میں قبول کی تھی کہ کم ہی لوگوں کو یہ یقین ہوتا تھا کہ ایک دن اس مشعل ہدایت کی کرنیں دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل جائیں گی اور مشرق و مغرب کے مجاہدوں کی جدوجہد کا راستہ بالکل نمایاں اور روشن ہو جائے گا۔

امام خمینیؒ نے امت اسلامیہ کی ہدایت ورہنمائی کی ذمہ داری ایسے حالات میں قبول کی تھی کہ کم ہی لوگوں کو یہ یقین ہوتا تھا کہ ایک دن اس مشعل ہدایت کی کرنیں دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل جائیں گی اور مشرق و مغرب کے مجاہدوں کی جدوجہد کا راستہ بالکل نمایاں اور روشن ہو جائے گا۔

جس وقت سے اسلام اور مسلمانوں کی قیادت کی باگ ڈور غیر صالح حکام کے ہاتھوں میں آئی انہوں نے پیغمبر خدا کی امت کے درمیان تفرقہ و اختلاف کا بازار گرم کر دیا اور اسلام سے جانی و گہری عداوت رکھنے والوں نے مملکت اسلامیہ کے وسیع علاقے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ کر انہیں فاسد اور غیر صالح حکمرانوں کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ موجودہ صدی میں اسلامی انقلاب کی آواز بلند ہونے سے پہلے اسلام دشمن طاقتوں کی سازش کے خلاف اسلامی ممالک کے مختلف حصوں سے ہمیشہ اصلاح پسندانہ تحریکیں رونما ہوتی رہی ہیں لیکن یہ تمام تحریکیں کبھی وسائل و امکانات کے فقدان، کبھی نامناسب حالات اور اکثر قاطع و فیصلہ کن اور باشعور و طاقتور قیادت کی کمی کی وجہ سے ناکام ہوتی رہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ تحریک شروع ہوتے ہی اس کا گلا گھونٹ دیا گیا اور اگر وہ کچھ آگے بڑھنے میں کامیاب بھی ہوئی تو اس میں خیانت کار عناصر کو شامل کر کے تحریک کو حقیقی راہ اسلام سے منحرف کر دیا جس کی وجہ سے تحریک نے درمیان ہی میں دم توڑ دیا لیکن ان تحریکوں میں سرگرم مخلص مجاہدوں کی جدوجہد بالکل بیکار نہیں گئی بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ یہ ان کی حقیقی اور لگاتار تحریکوں کا نتیجہ ہے کہ اس طویل مدت کے دوران امت اسلامیہ کے درمیان خوفناک حوادث کے رونما ہونے کے باوجود مخلص اور حقیقی مسلمانوں کے درمیان اسلام پسندی کا جذبہ باقی رہ گیا۔

اسلام کے ظہور اور پوری دنیا میں اس کی نشر و اشاعت کی وجہ سے دنیا کی قوموں کے درمیان ایک تحریکی رجحان پیدا ہو گیا اور غیر مسلموں کی تاریخ کے مطالعے کے دوران اسلام کے اثر و رسوخ کا اندازہ لگانا کوئی دشوار کام نہیں یہاں تک کہ انصاف پسند مغربی مصنفین و دانشوروں نے اپنی گرانقدر تصانیف میں سرزمین یورپ میں رونما ہونے والے علمی انقلاب میں اسلام اور اس کے قوانین کے نمایاں اثرات کا باقاعدہ اعتراف کیا ہے اور یہ اثر و رسوخ مسلمانوں کے علوم و فنون اور تجربوں کے نقل و انتقال کے ذریعہ قائم ہوئے ہیں۔

واضح رہے کہ اسلامی ممالک کی جغرافیائی حدود کے درمیان ناصالح اور غیر مخلص حکومتوں کی وجہ سے اسلامی معاشروں پر ایک جمود سا طاری ہو گیا۔ اس طولانی سستی اور جمود کی وجہ سے اسلامی معاشرہ اور دنیا کی ترقی پذیر قوموں کے درمیان بہت فاصلہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ قومیت کی بنیاد پر ملت اسلامیہ کے درمیان Pan Turkism, Pan-Arabism اور Pan-Iranism نامی تحریکیں بھی رونما ہوئیں جن کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ دشمنوں کی تجاوزانہ حرکتوں کی روک تھام کی جاسکے۔ لیکن دوسری جنگ عظیم کے بعد گذشتہ چند دہائیوں کے دوران بالخصوص مسلمانوں

کے درمیان رونما ہونے والے حالات و حوادث نے یہ ثابت کردیا کہ مادیت، نسل پرستی اور قومیت کی بنیاد پر رونما ہونے والی یہ تمام تحریکیں کارآمد ثابت ہونے والی نہیں ہیں اور اگر ان بنیادوں پر کوئی تحریک چند قدم آگے بڑھ بھی گئی تو اس میں استحکام اور ثابت قدمی پیدا ہونے والی نہیں ہے اور کچھ ہی دنوں میں اس کا اثر ختم ہو جائے گا اور اسلامی معاشروں کو حقیقی عظمت و سربلندی حاصل نہ ہو سکے گی۔

حضرت امام خمینیؒ نے اسلام دشمن عالمی سامراجیت کے خلاف ۱۹۶۳ء میں اعلانیہ طور پر اپنی فکری اور عملی تحریک کی شروعات کی تھی اور اسلامی انقلاب کی کامیابی تک انہوں نے غیر معمولی فکری گہرائی اور دانشمندی کے ساتھ اس کی قیادت فرمائی اور تائید خداوندی کے سہارے انہوں نے اس طویل مدت کے دوران بڑے صبر و تحمل کے ساتھ ہر طرح کے مصائب و آلام برداشت کئے۔ در حقیقت وہ اس طولانی عرصہ کے دوران خود اپنے اس قول کے حقیقی مصداق تھے کہ "ہم عمل کے لئے مقرر کئے گئے ہیں نتیجے کے لئے نہیں۔" اس عظیم روحانی فکر اور توکل خداوندی کے ذریعہ انہوں نے اپنے عظیم اسلامی انقلاب کو شاندار کامیابی کی منزل تک پہونچادیا اور اس کے بعد اسی روحانی عظمت و بزرگی اور توکل خداوندی کے ذریعہ انہوں نے ایک مضبوط اسلامی نظام حکومت کی بنیاد رکھی لیکن کچھ ہی عرصہ بعد اپنے سفر آخرت کی وجہ سے انہوں نے دنیائے اسلام کو سوگوار بنادیا۔ ان کی ہجرت و رحلت کے بعد اسلامی نظام کی قیادت کی ذمہ داری ایک ایسی عظیم شخصیت کے سپرد کی گئی جن کی قائدانہ استعداد و صلاحیت کو خود امام خمینیؒ کی تائید و حمایت حاصل رہی ہے۔ حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ العالی) نے امام خمینیؒ کی رحلت کے بعد سوگوارانہ ماحول اور آٹھ سالہ دفاع مقدس کے بعد ملک کی از سر نو تعمیر و ترقی کے دور میں ملت اسلامیہ کی قیادت و رہبری کی ذمہ داری قبول کی اور خداوند عالم کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ وہ نہایت خوش اسلوبی اور اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کے ساتھ امت اسلامیہ اور اسلامی نظام سے وابستہ حکمرانوں کی ہدایت و رہنمائی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ملک و ملت ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور عوام و حکمراں طبقے کی نظر میں خداوند عالم کی رضا و خوشنودی کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ بحمد اللہ اسلامی انقلاب ثابت قدم و پائیدار ہے اور ان کی قیادت کے سایہ میں فلسفہ ولایت فقیہ کو فروغ حاصل ہوا ہے اور ملک کی ترقی کا کام بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

> در حقیقت وہ اس طولانی عرصہ کے دوران خود اپنے اس قول کے حقیقی مصداق تھے کہ "ہم عمل کے لئے مقرر کئے گئے ہیں نتیجے کے لئے نہیں۔" اس عظیم روحانی فکر اور توکل خداوندی کے ذریعہ انہوں نے اپنے عظیم اسلامی انقلاب کو شاندار کامیابی کی منزلت تک پہونچادیا اور اس کے بعد اسی روحانی عظمت و بزرگی اور توکل خداوندی کے ذریعہ انہوں نے ایک مضبوط اسلامی نظام حکومت کی بنیاد رکھی۔

در حقیقت یہ بات مکمل اعتماد و یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اسلامی انقلاب اور اسلامی نظام کا سب سے بڑا دشمن عالمی سامراج کا سرغنہ امریکہ ہے جس نے اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف مختلف النوع سازشوں کا جال پھیلانے میں ایک لمحہ کی غفلت و لاپرواہی نہیں کی ہے اور آنے والے وقت میں بھی وہ اسلامی جمہوریہ کے خلاف سازشوں کا جال پھیلاتا رہے گا کیونکہ اسلامی جمہوری نظام امریکہ کے فلسفۂ وجودی سے میل نہیں کھاتا۔

آپ لوگ خود اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ ایک وہ دن تھا جب مغربی دنیا امریکی حکومت کی سربراہی میں عراق کو حد سے زیادہ مسلح بنانے میں ہمہ تن سرگرم تھی اور سرزمین عراق میں زیادہ سے زیادہ مہلک اسلحوں کا انبار جمع کیا جارہا تھا تاکہ ایک طولانی اور تباہ کن جنگ کے ذریعہ ایران کی اسلامی جمہوری حکومت کو اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے کے

ایرانی عوام نے ولی فقیہ کی بھرپور اطاعت کے ذریعہ یہ ثابت کردیا کہ وہ عزم راسخ کے حامل ہیں اور ذرہ برابر بھی امام خمینیؒ کی ہدایت سے روگردانی کرنے والے نہیں ہیں۔ اور امام خمینیؒ کے بعد موجودہ ولی فقیہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی اطاعت وپیروی کے ذریعہ اس وقت بھی یہ ثابت کررہے ہیں کہ بقول امام خمینیؒ "امریکہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔" اور اسلامی جمہوری نظام کی سیاست میں کسی تبدیلی وبدلاؤ کا امکان نہیں ہے۔

لئے مجبور کیا جاسکے اور دھیرے دھیرے مختلف النوع سازشانہ ہتھکنڈوں کے ذریعہ اسلامی انقلاب اور اسلامی نظام کو شرمناک شکست اور ناکامی سے ہمکنار کیا جاسکے لیکن ایرانی عوام نے ولی فقیہ کی بھرپور اطاعت کے ذریعہ یہ ثابت کردیا کہ وہ عزم راسخ کے حامل ہیں اور ذرہ برابر بھی امام خمینیؒ کی ہدایت سے روگردانی کرنے والے نہیں ہیں۔ اور امام خمینیؒ کے بعد موجودہ ولی فقیہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی اطاعت وپیروی کے ذریعہ اس وقت بھی یہ ثابت کررہے ہیں کہ بقول امام خمینیؒ "امریکہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔" اور اسلامی جمہوری نظام کی سیاست میں کسی تبدیلی وبدلاؤ کا امکان نہیں ہے۔

درحقیقت خلیج فارس کے علاقے میں جنگ کی آگ بھڑکا کر امریکہ اس علاقے میں اپنی ناجائز اور غیر قانونی موجودگی کے لئے جواز حاصل کرنا چاہتا ہے ورنہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عراق یا صدام کی ماہیت میں ایسی کونسی تبدیلی پیدا ہوگئی ہے کہ ایک دفعہ تو سرزمین عراق میں طرح طرح کے میکروبی اور کیمیاوی اسلحوں کا انبار جمع کردیا جائے اور پھر ان خوفناک اسلحوں کے بیوپاری ہی عراق اور صدام کے پاس موجود ان اسلحوں کے خطرناک ومردم کش ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنے لگیں؟ آخر اس کی وجہ کیا ہے اور عالمی سطح پر یہ ہنگامہ آرائی کیوں ہے؟ اس ہنگامہ کا ایک ہی مقصد ہے کہ خلیج فارس میں امریکی افواج کی موجودگی کو جائز قرار دینے کا بہانہ ہاتھ آجائے اور دوسری طرف دنیا والوں کو یہ باور کرایا جائے کہ دنیا کے دیگر ممالک میں امن وسلامتی قائم رکھنا فقط اس اکلوتی بڑی طاقت امریکہ کے بس کی بات ہے۔

لیکن اب اس حقیقت کو کیسے نظر انداز کیا جائے کہ عالمی پولیس کا کردار امریکہ کے سامراجی اور استحصالی روپ سے ہرگز میل نہیں کھاتا۔ اگر کوئی محافظ وپاسدار خود چور ہو تو پھر حفاظت وپاسداری کا مفہوم ہی باقی نہ رہے گا۔

امت اسلامیہ ایران کو امریکہ کے استحصالی روپ کی شناخت میں ذرہ برابر شک وتردید نہیں جیسا کہ انقلاب اسلامی کے قائد عظیم الشان نے اپنے حالیہ خطبۂ نماز میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے۔

"امریکہ سے ایران کا قطع تعلق درحقیقت ایک طرف امریکہ کے سلوک اور اس کے استحصالی روپ کا نتیجہ ہے اور دوسری طرف ملت ایران کی مظلومیت ہے۔"

اور امریکہ کو یہ بات بخوبی سمجھ لینی چاہئے کہ اس کی اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف ہر شیطانی حرکت کا باقاعدہ جواب دیا جائے گا جیسا کہ اپنی تقریر کے دوسرے حصے میں انقلاب اسلامی ایران کے رہبر عظیم الشان نے ارشاد فرمایا ہے۔

"امریکہ کے مقابلے میں ایران نام کی ایک ایسی جگہ موجود ہے جو اس کی بڑی طاقت والے رعب ودبدبہ کو چکنا چور کردے گی۔

امسال تہران میں اسلامی کانفرنس کے آٹھویں اجلاس میں شریک تمام ممبر ممالک کے نمائندوں نے اس حقیقت کا اعلانیہ اعتراف کیا ہے کہ یہ اجلاس اسلامی ممالک کے درمیان لازمی قربت ونزدیکی پیدا کرنے میں بہت معاون ومددگار ثابت ہوا ہے اور اجلاس کے آخر میں جاری ایک مشترکہ بیان میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ اس اجلاس کے دوران ہمہ جہتی بات چیت اور گفتگو کی بنیاد پر اسلامی ممالک کے درمیان قربت کی فضا ہموار ہوئی ہے۔

انشاء اللہ خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران مستقبل قریب میں اسلامی کانفرنس کی سرگرمیوں نیز اس کے آٹھویں اجلاس کی کارکردگیوں پر مشتمل مزید اطلاعات قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔

والسلام

قرآنی علوم کا مقابلہ

ماہ رمضان در حقیقت قرآن اور لا محدود الٰہی فیوض و برکات کے نزول کا مہینہ ہے چنانچہ رسول اکرمؐ اور آئمہ معصومین علیہم السلام نے اس ماہ مبارک میں کلام پاک کی تلاوت اور قرآنی علوم و معارف میں مہارت حاصل کرنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ اس مناسبت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ماہنامہ راہ اسلام نے قرآنی علوم کے سلسلے میں ایک مقابلے کا اہتمام کیا ہے جس میں جملہ خواہران و برادران سے شرکت کی پرخلوص استدعا ہے۔

مقابلے میں پوچھے گئے سوالوں کا جواب لکھنے سے قبل درج ذیل باتوں کی طرف توجہ دینا لازمی ہے۔

۱۔ ہر سوال کا صرف ایک ہی صحیح جواب ہے لہذا جو جواب آپ کی نظر میں صحیح ہو اس کو ضرب یعنی (×) کی علامت سے واضح کیجئے۔

۲۔ جوابات لکھنے کے بعد صرف جواب نامہ راہ اسلام کے پتہ پر ارسال کریں۔

۳۔ جواب نامہ پر اپنا نام اور پتہ صاف صاف تحریر کریں۔

۴۔ جواب ارسال کرنے کی آخری تاریخ یکم مئی ۱۹۹۸ء ہے۔

۵۔ مقابلے میں نمایاں مقام حاصل کرنے والوں کو مناسب و قابل قدر انعام دیا جائے گا۔

سوالنامہ برائے مقابلہ قرآنی

۱۔ قرآن مجید میں کل کتنی آیات ہیں؟

ا: ۶۱۵۸

ب: ۶۲۳۶

ج: ۶۳۰۰

د: ۶۲۰۰

۲۔ قرآن مجید میں کتنے پارے (جز) اور کتنے ربع (حزب) ہوتے ہیں؟

ا: ۳۰ جز اور ۱۲۰ حزب

ب: ۲۵ جز اور ۱۱۴ حزب

ج: ۳۰ جز اور ۱۰۰ حزب

د: ۲۵ جز اور ۱۲۰ حزب

۳۔ معوذتین سے قرآن مجید کی کون سی سورتیں مقصود ہیں؟

ا: انشراح و الضحیٰ

ب: کوثر و ماعون

ج: نصر و قریش

د: ناس و فلق

۴۔ انزال و تنزیل قرآن مجید کے درمیان کیا فرق ہے؟

ا: قرآن مجید کے مجموعی نزول کو انزال اور تدریجی نزول کو تنزیل کہتے ہیں۔

ب: دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

ج: انزال کا مطلب قرآن کا تدریجی نزول اور تنزیل کا مطلب قرآن کا مجموعی نزول ہے۔

د: دونوں کا مطلب قرآن مجید کا نزول ہے۔

۵۔ قرآن مجید میں آیات الاحکام کی تعداد کیا ہے؟

ا: ۶۰۰ آیات

ب: ۷۰۰ آیات

ج: ۵۰۰ آیات

د: ۴۰۰ آیات

۶۔ قرآن کا تدریجی نزول کتنے سال میں مکمل ہوا؟

ا: ۱۳ سال

ب: ۱۰ سال

ج: ۷ سال

د: ۲۳ سال

۷۔ پیغمبر اکرمؐ پر سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات کونسی ہیں؟

ا: سورہ مدثر کی ابتدائی آیات

ب: سورہ علق کی ابتدائی آیات

ج: سورہ مزمل کی ابتدائی آیات

د: بقرہ کی ابتدائی آیات

۸۔ قرآن مجید میں منقول قصوں میں سے کس قصہ کو احسن القصص کہا گیا ہے؟

ا: داستان زندگی حضرت موسیٰ علیہ السلام

ب: قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

ج: قصہ حضرت نوح علیہ السلام

د: داستان حضرت یوسف علیہ اسلام